سورۃ سبا کی آیت (28)۔ کے غلط ترجموں کی اصلاح

Surah Saba Chapter 34: Verse 28

وَ مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَ نَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾

جماعت احمدیہ	ابوالاعلیٰ مودودی [34:28]	محمد حسین نجفی [34:28]
اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر **تمام لوگوں کے لئے** بشیر اور نذیر بنا کر مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔	اور (اے نبیؐ) ہم نے تم کو **تمام ہی انسانوں کے لیے** بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔	اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر **تمام انسانوں کیلئے** بشیر و نذیر بنا کر مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔
احمد علی [34:28]	**جالندھری [34:28]**	**علامہ جوادی [34:28]**
اور ہم نے آپ کو جو بھیجا ہے تو صرف سب لوگوں کو خوشی اور ڈر سنانے کے لیے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔	اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔	اور پیغمبر ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے صرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے یہ اور بات ہے کہ اکثر لوگ اس حقیقت سے باخبر نہیں ہیں۔

اے میری قوم کے لوگو!۔ ہماری قوم کے مذھبی راہنماؤں اور علماء نے۔ اِس آیت کے ترجموں میں۔ **كَافَّةً**۔ کا ترجمہ..... مُٹھی بھر، چند، **دسترس** یا جتنے تمہارے ہاتھ لگیں، یا، جہاتنک تمہارے ہاتھ میں ہو... **لکھنے کی بجائے**... اِس لفظ۔ **كَافَّةً**۔ **کا غلط ترجمہ۔ سارے یا تمام** (انسانوں) کیلئے لکھا ھے۔ اللہ تعالے نے تو۔ اِس آیت (34:28) میں یہ فرمایا ھے کہ {ہم نے۔ تمہیں **صرف** ۔ اُتنے ہی انسانوں کیلئے۔ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ھے۔ جتنے انسان تمہاری پہنچ، دسترس، میں ہیں۔ یعنی ۔ جتنے انسانوں کو نصیحت پہنچانا تمہارے ہاتھ میں (بَس میں) ھے۔ صرف اُتنے ہی انسانوں کیلئے تمہیں بھیجا ھے}۔

شیطان نے یہ گمراہ کن ترجمہ۔ اور جھوٹا تصور اِس لئے پھیلایا ھے۔ تاکہ لوگوں کو۔ ختمِ نبوت کے فریب میں پھنسائے رکھے۔ اور۔ اللہ کے بندوں کو اللہ تعالے کی پاک ذات سے بدگمان کر دے۔ کہ دیکھا اللہ تعالے نے محمدؐ پر۔ ایسی ذُمّہ داری ڈالی تھی۔ جِس کو پورا کرنے کی صلاحیت، قوّت، اختیار۔ محمدؐ کے پاس نہیں تھا۔ اور دیکھو!۔ اللہ تعالے کا وُہ فرمان کہ۔ **لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا** ۚ ۔ بھی (نعوذ باللہ)۔ جھوٹ ھے۔ گویا۔ اِس آیت (34:28)۔ کے غلط (جھوٹے) ترجمے کروا کر۔ شیطان نے۔ اللہ تعالے پر اور قرآنِ مجید پر۔ ناقابلِ اعتبار (غلط) ہونے کا الزام لگایا ھے۔ اور یہ بہتان بھی پھیلا دیا ھے کہ۔ محمدؐ ﷺ۔ کو جِس کام کیلئے بھیجا گیا تھا۔ انہوں نے۔ اُس کام (ذمّہ داری)۔ کو پورا نہیں کیا تھا۔ (نعوذ باللہ)۔

اے میری قوم کے لوگو!۔ اللہ تعالےٰ نے تو اِس آیت میں۔ كَافَّةً لِّلنَّاسِ ۔ کیلئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجنے کی بات بیان فرمائی ھے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک وحیء کے ذریعے۔ مجھے بتلایا اور سمجھایا ھے کہ اللہ تعالےٰ نے۔ ہر ایک بشیر اور نذیر کو۔ (محمدؐ کو بھی)۔ صرف اُتنے ہی انسانوں کو خبر دار کرنے کیلئے بھیجا ھے۔ جتنے بھی انسانوں کو خبر دار کرنا۔ اُس بشیر اور نذیر کے اختیار میں ہو۔ گویا۔ صرف اُتنے انسان، جو اُس رسول کے ہاتھ (دسترس) میں۔ ہوں۔ اِس آیت میں۔ كَافَّةً لِّلنَّاسِ ۔ کا مطلب (ترجمہ، معنی)۔ ساری دُنیا کے انسان۔ یا تمام انسان... ہر گز نہیں ھے...۔

اللہ تعالےٰ نے قرآنِ مجید میں۔ كَافَّةً ۔ کو فقرے (آیت) میں استعمال کر کے ہمیں دکھلایا ھے کہ۔ كَافَّةً ۔ کا مطلب (ترجمہ) ساری دُنیا کے سارے لوگ (انسان) نہیں ہو سکتا۔ مندرجہ ذیل آیت میں۔ كَافَّةً ۔ دو مرتبہ استعمال ہوا ھے۔ یہاں۔ كَافَّةً ۔ کے معانی پر غور فرمائیں۔.. سوچیں!۔ کہ کیا ساری دُنیا کے سارے مُشرکین نے۔ ساری دُنیا کے سارے مومنین کے ساتھ۔ کبھی جنگ یا لڑائی کی تھی؟... کیا اللہ تعالےٰ نے ساری دُنیا کے سارے مومِنوں کو... ساری دُنیا کے سارے مُشرکین کے ساتھ جنگ (لڑائی) کا حکم دیا ھے؟۔ یا۔ جتنے جنکے ہاتھ لگنے کی بات بیان فرمائی ھے؟۔ ... دیکھیں!۔

Surah Al-Tau'bah Chapter 9: Verse 36

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾

جماعت احمدیہ	ابوالاعلی مودودی [9:36]	محمد حسین نجفی [9:36]
یقیناً اللہ کے نزدیک، جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اللہ کی کتاب میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہی ہے۔ اُن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہی قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا دین ہے۔ پس ان (مہینوں) کے دوران اپنی جانوں پر ظلم نہ کرنا۔ اور (دوسرے مہینوں میں) مشرکوں سے اکٹھے ہو کر لڑائی کرو جس طرح وہ تم سے اکٹھے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔	حقیقت یہ ہے کہ مہینوں کی تعداد جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اللہ کے نوشتے میں بارہ ہی ہے، اور ان میں سے چار مہینے حرام ہیں یہی ٹھیک ضابطہ ہے لہٰذا ان چار مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے سب مل کر لڑو جس طرح وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ متقیوں ہی کے ساتھ ہے	بے شک اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد نوشتہ خداوندی میں جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے بارہ ہے، جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ یہی دینِ مستقیم ہے۔ پس ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور تمام مشرکین سے اسی طرح جنگ کرو جس طرح کہ وہ تم سب سے کرتے ہیں اور جان لو کہ بے شک اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

اے میری پیاری قوم کے لوگو!۔ اللہ تعالے نے۔ اپنے کسی بھی رسول (بشیر اور نذیر) کو۔ کبھی بھی۔ کسی ایسے کام کی ذُمّہ داری نہیں دی۔ جِس کام کو کر سکنا۔ اُس رسول کے اختیار (طاقت) میں نہ ہو۔ اور۔ اللہ تعالے نے کبھی بھی کسی قوم کیلیئے۔ ایسے کسی رسول (بشیر اور نذیر) کو نہیں بھیجا۔ جو رسول اُس قوم کے لوگوں کی زبان بھی نہ بول سکتا ہو۔.. اے میرے پیار بھائیو!.. ذرا سوچو!۔ کہ پھر اللہ تعالے محمدؐ رسول اللہ کو۔ ساری دُنیا کی ساری قوموں کیلیئے بشیر اور نذیر (رسول)۔ بنا کر۔ کیونکر۔ بھیج سکتے تھے۔ جبکہ محمد ﷺ کو۔ دُنیا کے سارے مُلکوں اور ساری قوموں کی زبان بھی نہیں آتی تھی۔ اور آپؐ ﷺ۔ اُن سب مُلکوں اور قوموں تک۔ پہنچ بھی نہیں سکتے تھے ؟۔

اللہ تبارک وتعالے نے اپنے بیان۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٧﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿١٩﴾۔ کے مطابق۔ قرآنِ مجید کی اِس آیت (34:28)۔ کا مفصل اور یقینی مطلب (مفہوم) بھی۔ میرے دِل پر نازل فرمایا ھے۔ اللہ تعالے کی۔ اُس پاک وحیء کی مدد اور روشنی کے تحت لکھا ہوا۔ آیت (34:28)۔ کا ایک درست اردو ترجمہ اِس طرح ھے ۔

Surah Saba Chapter 34: Verse 28

وَ مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَ نَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

اور ہم نے۔ آپ کو مُٹھی بھر (چند، صرف وُہ جو تمہاری دسترس میں ہوں) ۔ انسانوں کیلیئے خبر دار کرنیوالا اور ہوشیار کرنے والا کے سوائے۔ اور کِس لئے بھیجا ھے ؟... یعنی صرف اُتنا ہی کام یا ذُمّہ داری دی ھے جسے کرنا آپؐ کے ہاتھ (بس) میں ھے۔ لیکن اکثر انسانوں کو یہ علم نہیں ھے۔ کہ آپؐ کو صرف **معدودے چند** انسانوں کو۔ خبر دار کرنے اور تنبیہ کرنے کیلیئے بھیجا گیا ھے۔

اللہ تعالے آپ کیلیئے۔ قرآنِ مجید کی اِس آیت (34:28)۔ کے سچے اور حقیقی معنوں، مطلب اور مفہوم سمجھنا اور ماننا۔ آسان بنا دے۔ آمین۔

والسلام........ آپکا قومی بھائی............ محمد اسلم چوہدری ... (صبغت اللہ)۔

آج.................... مورخہ...6/ ستمبر... سن عیسوی...2015 .... ھے۔